السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

الطَّلاقُ مَرَّتَانِ مفسرین کی تصریحات میں واضح کریں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں طلاق کی تین قسمیں ہیں :

آئیے مفسرین کرام کی تصریحات پڑھ لیں ۔ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ کا کیا مطلب ہے ؟

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ یہ آیت طلاق رجعی کے بارے میں نازل ہوئی ہے ۔ اور مطلب یہ لیتے ہیں کہ طلاق رجعی دو طلاقین ہیں ۔ جن کے بعد رجوع کرنے اور عورت کو چھوڑ دینے ، دونوں کی گنجائش ہے ۔ تین دفعہ طلاق کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں ہے ۔

کچھ دوسرے مفسرین کہتے ہیں کہ اس آیت میں مسلمانوں کی شرعی طلاق دینے کا طریقہ بتایا گیا ہے ۔ مطلب یہ کہ طلاق یکے بعد دیگرے بس دو بار ہونی چاہیے ۔ جن کے بعد عورت سے رجوع کرنے یا اسے چھوڑ دینے کا موقع رہتا ہے ، لیکن اگر کوئی شخص اس کے بعد بھی طلاق دے دے تو پھر یہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی ۔ ان دو اقوال کے علاوہ کچھ اور اقوال بھی ہیں ، لیکن بنیادی اہمیت کے یہی دو قول ہیں ۔

امام المفسرین ابن جریر دونوں قول بیان کرتے ہیں اور پہلے قول کو ترجیح دیتے ہیں ۔

پہلے قول کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :

اِختلف أھل التاویل فی تاویل ذلک فقال بعضھم ھو دلالة علی عدد الطلاق الذی یکون الرجل فیه الرجعة والعدد الذی تبین به زوجه منه.

تفسیر کرنے والوں کا اس آیت کا تفسیر میں اختلاف ہے ۔ بعض مفسرین نے کہا ہے کہ اس آیت میں طلاق کی تعداد بتائی گئی ہے جس میں شوہر کو رجوع کا حق حاصل ہے ۔ اور وہ تعداد جس میں عورت شوہر سے جدا ہو جاتی ہے '' ۔ موصوف فرماتے ہیں کہ اہل عرب میں طلاق دینے کے بارے میں کوئی حد نہ تھی ۔ وہ طلاقیں دیتے اور رجوع کرتے رہتے تھے ۔ اس سلسلہ میں مذکور بالا انصاری صحابی وغیرہ کے کچھ آثار و اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

تاویل الآیة علی ھذا الخبر الذی ذکرنا عدد الطلاق الذی لکم ایھا الناس فیه علی أزواجکم الرجعة اذا کن مدخولا بھن تطلیقان ثم الواجب علی من راجع بکم بعد التطلقتین إمساک بمعروف او تسریح باحسان لانه لا رجعة له بعد التطلیقین اَن سرحھا فطلقھا الثالثة.

اس روایت کے مطابق جو ہم نے قرآن کی آیات کی تفسیر یہ ہوگی کہ اے لوگو! طلاق کی وہ تعداد جس میں تمہارے لئے اپنی بیویوں کے سلسلہ میں جب کہ ان سی مقاربت ہو چکی ہو رجوع کا حق ہو دو طلاقیں ہیں ۔ پھر تم میں سے جو شخص دو طلاقوں کے بعد رجوع کرے اس پر واجب ہے کہ وہ بھلے طریقہ پر عورت کو روک لے یا پھر عمدگی کے ساتھ چھوڑ دے ۔ کیونکہ دو طلاقوں کے بعد اسے رجوع کا حق نہیں : اگر اسے چھوڑ دیا اور تیسری طلاق دے دی ۔ دوسرے قول کا ذکر وہ درج ذیل الفاظ میں کرتے ہیں :

وقال اُخرون انما انزلت ھذه الآیة علی نبی اللہ صلی اللہ علیه وسلم تعریفا من اللہ تعالی ذکره عباده سنة طلاقھم نسائھم إذا أرادوا اطلاقھن لا دلالة علی القدر الذی تبین به المرأة من زوجھا.

کچھ دوسرے لوگوں نے کہا کہ یہ آیت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے اتری ہے تاکہ اللہ اپنے بندوں کو طلاق کا طریقہ سکھلائے ۔ جب وہ اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہیں ، نہ اس لئے کہ وہ ان پر طلاق کی وہ تعداد بیان کرے '' جس سے عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جاتی ہے ۔

اس کے بعد امام ابن جریر اپنی رائے کا اظہار حسب ذیل الفاظ میں ارقام فرماتے ہیں : والذی أولی بظاھر التنزیل ماقاله عروة وقتادة ومن قال مثل قولھم اَن الفاظ ھی

دلیل علی عدد الطلاق الذی یکون به التحریم ویطول به الرجعة فیه والذی یکون فیه الرجعة منه. (1) جامع البیان پارہ دوم تفسیر آیت مرتان

اور قرآن کے ظاہر الفاظ سے قریب بات وہ ہے جسے عروة قتادہ اور ان جیسی بات کہنے والوں نے کہا ہے ، یعنی یہ آیت طلاق کی تعداد پر دلیل ہے اس تعداد جس سے عورت حرام ہو جاتی ہے اور رجوع کا موقع ختم ہو جاتا ہے اور '' اس تعداد پر جس میں رجوع کا حق باقی رہتا ہے ۔

علامہ ابو بکر جصاص رازی حنفی احکام القرآن میں ان آیات پر مفصل بحث کرتے ہوئے تین مفہوم بیان فرماتے ہیں :

قد ذکرت فی معناہ وجوہ أحدھا انہ بیان للطلاق الذی تثبت معہ الرجعۃ یروٰی ذلک عن عروۃ بن الزبیر وقتادۃ والثانی أنہ بیان لطلاق السنۃ المندوب الیہ ویروٰی ذلک عن ابن عباس و مجاھد والثالث أنہ أمر بأنہ إذا أراد أن یطلقھا ثلاثا فعلیہ تفریق الطلاق فیتضمن الأمر بالطلاق مرتان ثم ذکر بعدھما الثالثۃ (1) احکام القرآن لابی بکر جصاص .

اس آیت کے معنی میں کئی اقوال بیان کئے گئے ہیں ایک قول یہ ہے اس طلاق کا بیان ہے جس کے بعد رجعت کا حق ہوتا ہے یہ قول عرون بن زبیر اور قتادہ سے مروی ہے ۔ دوسر قول یہ ہے کہ یہ طلاق سنت کا بیان ہے ۔ جو طلاق کا پسندیدہ طریقہ ہے ، اس قول کی روایت ابن عباس اور مجاہد سے کی گئی ہے ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہ حکم ہے کہ جب کوئی تین طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ طلاق الگ الگ کر کے دے ۔ اس میں یہ بات بھی آجاتی ہے کہ صرف دوبار طلاق دی جائے اسے کے بعد تیسری طلاق کا ذکر کیا گیا ہے ۔ آخری دو اقوال کی رو سے ان آیات میں طلاق کے ایک ایک کر کے دینے کا ذکر یا حکم ہے نہ کہ ایک بار میں تین طلاق دینے کا ۔ پہلے قول کی رو سے بھی یہ آیت یکجائی تین طلاق دینے کے حکم میں صریح نہیں ہے کیونکہ اس قول کی رو سے اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ طلاق رجعی دو طلاقیں ہیں جن کے بعد چھوڑنے اور رجوع کرنے دونوں کا حق باقی رہتا ہے ۔ دو طلاق کے بعد اگر تیسری طلاق دے دی جائے تو یہ حق باقی نہیں رہتا ۔ تین طلاق یکبارگی دینے کا تذکرہ آیت میں کسی مفہوم کی رو سے نہیں ۔

حضرت علامہ شمس پیرزادہ امیر جماعت اسلامی مہاراشٹر اسٹیٹ ، انڈیا ۔ اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں : اس آیت میں مرتان دو مرتبہ کا لفظ جو آیا ہے ۔ اس سے طلاق کا لفظ دہرانا یا عدد کی صراحت کے ساتھ طلاق دینا لیا جاتا ہے ۔ اس بنا پر طلاق ، طلاق ، طلاق یا تین طلاق کہہ دینے پر تین طلاقوں کا حکم لگایا جاتا ہے حالانکہ مرتان کا مطلب لفظ طلاق کو دہرانا نہیں بلکہ دوسری دفعہ طلاق دینا ہے ۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ دو دفعہ دینے کے بعد رجوع کا حق باقی نہیں رہتا ۔ اس کا یہ مطلب کس طرح صحیح ہوگا کہ اگر کسی نے بیک وقت طلاق ، طلاق ، طلاق کہہ دیا تو رجوع کا حق باقی نہیں رہا اور طلاق مغلظ ہوگئی ۔ حالانکہ اس شخص نے ایک ہی دفعہ طلاق دی ہے ۔ لفظ مرتان کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ درج ذیل تین وجوہ سے صحیح نہیں ہے ۔

اولا : لغت عربی میں مرتان کا مطلب مرۃ بعد مرۃ ہے یعنی ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ نہ کہ محض لفظی تکرار اور اس کی نظیریں قرآن میں ملتی ہیں مثلا ایک جگہ فرمایا

أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ١٢٦ ... التوبۃ

"کیا یہ لوگ دیکھتے نہیں کہ ہر سال ایک یا دو مرتبہ انہیں آزمائش میں ڈالا جاتا ہے ۔ ،، اور دوسری جگہ فرمایا گیا"

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِينَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنكُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّن قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُم مِّنَ الظَّهِيرَةِ وَمِن بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَّكُمْ ٥٨ ... النور

"اے ایمان والو تمہارے مملوک (غلام ، لونڈی) اور تمہارے نابالغ بچے تین اوقات میں اجازت لے کر تمہارے پاس آیا کریں ۔ ایک نماز فجر سے پہلے دوسرے جب تم دوپہر کے وقت آرام کے لئے کپڑے اتار رکھتے ہو اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد یہ تین وقت تمہاری بے پردگی کے وقت ہیں ۔ ،،

اس آیت کے آخر میں تین اوقات کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ ظاہر ہے کہ یہاں ثلث مرات (تین اوقات میں) کا مطلب الگ الگ تین اوقات ہیں ۔ نہ کہ زمانے واحد میں تین اوقات کا اجماع ۔ اس سے واضح ہوا کہ مرتان میں تفریق کا مفہوم شامل ہے ۔ اگر کوئی مثال اجماع کی پش کی جاسکتی ہے تو وہ اعیان کی ہوگی نہ کہ افعال کی ۔ کیونکہ فعل میں زمانہ واحد میں مرتان کا اجتماع ممکن نہیں ۔

ثانیا : رمی جمار کی مثال ہے ۔ سات کنکریاں مارنے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اگر کوئی شخص سات مرتبہ ایک ایک کنکری مارنے کے بجائے ایک ساتھ سات کنکریاں مارے گا تو حکم کی تعمیل نہیں ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک ایک ہی رمی شمار ہوگی ۔ اسی طرح اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے کہ میں تینتیس بار سبحان اللہ کہتا ہوں تو ایک ہی تسبیح شمار ہوگی نہ کہ تینتیس ۔

ثالثا : چار قسموں کی مثال ہے ۔ جس کا حکم لعان کے سلسلہ میں دیا گیا ہے ۔ اگر کوئی شخص الگ الگ چار قسمیں کھانے کے بجائے ایک ساتھ کہہ دے کہ میں چار قسمیں کھا کر کہتا ہوں تو اس ایک ہی قسم شمار ہوگی نہ کہ چار ۔ مرتان کی بحث کے لئے ملاحظہ ہو علامہ ابن قیم کی کتاب زاد المعاد ج 4 ص 59 ۔

اگر مذکورہ آیات میں طلاق کا عدد ہوتا تو مرتان کی جگہ لفظ اثنتان استعمال کیا جاتا ۔ اس سے ثابت ہوا کہ مرتان سے مراد لفظ طلاق کی تکرار یا عدد نہیں ہے : بلکہ الگ الگ دو دفعہ طلاق دینا ہے ۔

چنانچہ امام رازی لکھتے ہیں : طلقوا مرتین یعنی دفعتین .

"(دو مرتبہ طلاق دو یعنی دو دفعہ طلاق دو ،، (تفسیر کبیر : ج 2 ص 26"

مزید لکھتے ہیں : ان الطلاق المشروع متفرق لان المرات لا تکون الا بعد تفرق بالاجماع . (1) تفسیر کبیر ج 2 ص 26

"مشروع طلاق یہ ہے کہ الگ الگ طلاق دی جائے کیونکہ بالاجماع مرات تفرق کے بعد ہی ممکن ہے ۔ ،، لہذا جب دو طلاقیں جو مجموعی طور پر ایک ہی دفعہ دی گئی ہوں دو شمار نہیں ہوں گی تو تین طلاقیں جو مجموعی طور پر ایک ہی دفعہ دی گئی ہوں کس طرح تین شمار ہوں گی ۔ پھر جس پس منظر میں تین طلاقوں کا حکم بیان کیا گیا اس کو بھی اگر ملحوظ رکھا جائے تو بات اور زیادہ واضح ہوجاتی ہے ۔ زمانہ جاہلیت میں بیک وقت کئی طلاقیں دینے کا رواج نہیں تھا ۔ بلکہ بار بار طلاقیں دی جاتی تھیں بار بار رجوع کیا جاتا تھا ۔ اس لئے الطلاق مرتان کا مفہوم یہی بار بار کی طلاقیں ہوگا نہ کہ بیک وقت دی جانے والی متعدد طلاقیں ۔ سورہ طلاق میں ہدایت کی گئی کہ جب طلاق دی جائے تو عدت کے لئے دی جائے آیت :

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ... ١ ... الطلاق

"اے نبی ! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو عدت کے لئے طلاق دو اور عدت کو شمار کرو ۔ ،،"

عدت کے لئے طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں طلاق دی جائے جب کہ عدت کا آغاز ہوسکے ۔ جو شخص بیک وقت تین طلاقیں دیتا ہے وہ عدت کا لحاظ نہیں کرتا ۔ کیونکہ پہلی طلاق دیتے ہی عدت شروع ہوگئی لیکن دوسری اورتیسری طلاق میں عدت کا لحاظ نہیں رہا۔ حالانکہ ہر طلاق کے لئے عدت کا لحاظ ضروری ہے ۔ قرآن نے نہ صرف حکم دیا ہے کہ عدت کا لحاظ کرکے طلاق دی جائے بلکہ عدت کے اندر رجوع کرنے کا بھی حق دیا ہے ۔ چنانچہ ارشادہے ۔

وَاِذَا طَلَّقتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمسِكُوهُنَّ بِمَعرُوفٍ اَو سَرِّحُوهُنَّ بِمَعرُوفٍ ٢٣١ ...البقرة

کہ جب تم عورتوں کوطلاق دواوران کی عدت پوری ہونے کو آجائے ۔ توبھلے طریقہ سے روک لویا پھر معروف کے ساتھ رخصت کردو۔ یہ آیت صراحت کرتی ہے کہ جب عدت پوری ہورہی ہو توبھلے طریقہ پر روکا جاسکتا ہے ، یعنی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کیا جاسکتا ہے ۔ سوال یہ ہے کہ عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کا یہ حق جواللہ تعالیٰ نے مرد کودیا ہے کس نے ساقط کیا؟ گرکوئی نص ساقط کرنے کی موجود ہے توکوئی مسئلہ باقی نہیں رہتا ۔ لیکن اگر ایسی کوئی نص موجود نہیں تواس کا مطلب یہی ہوگا کہ تیسری دفعہ کی طلاق سے پہلے عدت کے اندر مرد کورجوع کا حق ہے ۔ لہذا بیک وقت دی ہوئی تین طلاقوں کے بعد بھی رجوع کا حق باقی رہتا ہے بالفاظ دیگرتیسری دفعہ کی طلاف دو دفعہ دی ہوئی ، طلاق رجعی کی بتدہی واقع ہوتی ہے نہ کہ بیک وقت ۔ اللہ تعالیٰ نے الگ الگ طلاقیں دینے ہی کا اختیار مرد کودیا ہے جیسا کہ الطلاق مرتان سے ظاہر علامہ ابوبکرجصاص حنفی آیت الطلاق مرتان کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

تضمنت الاَمر بایقاع الاِثنتین فی مرۃ فهو مخالف لحکمهما. (1)احکام القرآن ج1ص 280

یعنی آیت الطلاق مرتان دوطلاق دومرتبہ میں واقع کرنے کے امر کوشامل ہے توجس نے دوطلاقیں بیک دفعہ ایک طہر میں دے دیں اس نے اس حکم الٰہی کی مخالفت کی ۔

محدث ابوالحسن سندھی حنفی تصریح فرماتے ہیں : قوله تعالیٰ اَلطلاق مرتان اِلی قوله ولاتتخذوااٰیت اللہ هزوافان معناه التطلیق الشرعی تطلیقة علی التفریق دون الجمع والاِرسال مرۃ واحدۃ ولم یرد بالمرتین التثنیة ومثله قوله تعالیٰ ثم ارجع البصر کرتین اَی کرۃ بعد کرۃ لاکرتین اثناء (1)حاشیہ سنن النسائی ج2ص 81۔ مطبع انصاری دھلی

یعنی آیت کا مطلب یہ ہے کہ شرعی طلاق متفرق طورپرایک طلاق کے بعد دوسری ہونی چاہیے ۔ نہ کہ ایک ہی بار اکٹھی ۔ مرتان سے مراد تثنیہ نہیں ہے جیساکہ آیت ثم ارجع البصر کرتین میں ایک مرتبہ کے بعد دوسری مرتبہ نظر اٹھاکردیکھنے کا حکم دیا گیا ہے ۔

مولانا محمد تھانوی مولانا اشرف علی تھانوی کے استاذ بھی اس آیت کی تفسیر میں تقریبا یہی لکھا ہے اوراس معنی کی تعیین وتائید کی ہے ۔ فرماتے ہیں :

اَن قوله تعالی الطلاق مرتان معنا مرۃ بعد مرۃ فالتطلیق الشرعی علی التفریق دون الجمع والاِرسال ..(2)حاشیہ سنن النسائی ج2ص 99

آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک طلاق کے بعد دوسری طلاق دی جائے ، پس طلاق شرعی وہ ہے جومتفرق طورپر متفرق طہروں میں دی جائے نہ کہ بیک وقت ایک مجلس میں ۔ ''

مشہور مفسر قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی الطلاق مرتان کی تفسیر میں تصریح فرماتے ہیں–

وکان القیاس اَن لاتکون الطلقتان المجتمعان معتبرۃ شرعا واِذالم یکن الطلقتان المجتمعتان معتبرۃ لم یکن الثلاث المجتمعة معتبرۃ بالطریق الاولی لوجوهما فیهما.

قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مجموعی طورپردی گئی دوطلاقیں معتبر نہ ہوں گی توتین اکٹھی کا توبدرجہ اولیٰ اعتبار نہیں ہوگا''،

اس لئے کہ وہ دونوں مع ایک زائد تین کے اندر موجود ہیں ۔

الشیخ ابوبکر جابر الحزائری الطلاق مرتان کے تحت لکھتے ہیں :

یطلقها ثم یردها ثم یطلقها ثم یردها ای یملک الزوج الارجاع فی طلقتین اَما اَن طلق الثالثة فلایملک ذلک ولاترجع حتی تنکح زوجا غیره . (3)ایسر التفاسیر : ج1ص 413

مرتان کا مطلب یہ ہے کہ ایک مجلس میں ایک طلاق دے ، پھر رجوع کرلے ، پھر دوسری بار دوسری طلاق دے اورعدت گزرنے سے پہلے رجوع کرلے ۔ یعنی ایک مجلس میں ایک ہی طلاق دینے کا حکم ہے ایک ساتھ دویاتین طلاق دینے کی اجازت نہیں-بہرکیف یہ بات بلاخوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیات ایک مجلس میں تین طلاق دینے کے بارے میں خاموش ہیں–''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص766

محدث فتویٰ